تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ انسان ہر عمل محض رضائے الٰہی کی خاطر کرے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶؍دسمبر ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

❁❁❁

☆ تقویٰ کا مقام حاصل کر کے انسان اللہ تعالیٰ کے غیر محدود فضلوں کا وارث ہو جاتا ہے۔

☆ تقویٰ کی راہوں پر چلنا ایک امتیازی اور ممتاز زندگی ہے۔

☆ تقویٰ کے نتیجہ میں ان کی کمزوریاں دور کر دی جاتی ہیں۔

☆ تقویٰ سے تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکتے ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تقویٰ کا حصول بھی ممکن نہیں۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ پڑھی۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الانفال:۳۰)

اس کے بعد فرمایا گزشتہ پندرہ سولہ دن سے مجھے گردوں میں انفیکشن (Infection) اور سوزش کی تکلیف رہی ہے۔ ایک تو خود یہ بیماری ضعف پیدا کرتی ہے۔ دوسرے آج کل جو دوا اس بیماری میں دی جاتی ہیں ان کے نتیجہ میں ضعف قلب اور ضعف دماغ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ بیماری بہت حد تک دور ہو چکی ہے اور قابو میں ہے۔ لیکن قارورہ کا جو آخری ٹیسٹ ہوا ہے اس میں بھی پس سیلز (Puss Cells) اور ریڈ سیلز (Red Cells) پائے گئے ہیں (دوائی چھوڑنے کے بعد انفیکشن کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ آج بھی میں بہت ضعف محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن اس خیال سے کہ رمضان شروع ہو چکا ہے مجھے اپنے بھائیوں اور دوستوں سے ایک دو باتیں بطور یاددہانی اور ذکر کے کہنی چاہئیں میں ضعف کے باوجود یہاں اپنے بھائیوں سے ملنے اور کچھ کہنے کے لئے حاضر ہو گیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں، نبی کریم ﷺ نے اپنے ارشادات میں اور پھر اپنے عملی نمونہ سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں اور ملفوظات میں اسلام کی جس بنیادی چیز کی طرف ہمیں متوجہ کیا اور بڑے زور اور شدت سے جس کی ہمیں تلقین کی اور جس کے متعلق فرمایا کہ اسلام کی روح اس میں ہے اسے چھوڑنا نہیں۔ اسے بھول نہ جانا۔ اسے ترک نہ کر دینا اس کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرنا وہ چیز تقویٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نثر میں اور نظم میں اور اپنی تقاریر اور ملفوظات میں اور اپنی کتب میں۔ غرض ہر موقعہ اور ہر مقام پر اور ہر جگہ اس بات پر بڑا ہی

زور دیا ہے کہ اسلام کی روح تقویٰ میں ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

سنو ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ

(درثمین اُردو نیا ایڈیشن صفحہ ۴۹ بشیر احمد شریف اور مبارکہ کی آمین مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

یعنی اسلام کا نچوڑ اور لب لباب اور حاصل اسلام تقویٰ ہے اور تقویٰ کی مثال اسلام میں ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ شراب اور صراحی کی مثال ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ کا عشق تقویٰ کی صراحی کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا تقویٰ ہی ہے جو خدا کے عشق کو اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو ثابت کرتا، دکھاتا اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ کسی کا تقویٰ ہی ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہ انسان واقعہ میں اللہ تعالیٰ سے پیار کرنے والا۔ اس سے تعلق رکھنے والا اور اس سے محبت رکھنے والا ہے۔ کیونکہ یہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتا ہے۔

اسلام کی اصطلاح میں تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے نفس کی اس رنگ میں اور اس طور سے حفاظت کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول نہ لینے والا ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ اس کا ’’کرنا‘‘ اور اس کا ’’ترک کرنا‘‘ ہر دو اس بات پر منحصر ہوں کہ آیا اس چیز کے کرنے سے میرا رب راضی ہوگا۔ آیا اس چیز کو ترک کر دینے کے نتیجہ میں میں اپنے مولیٰ اور اپنے پیدا کرنے والے کی محبت حاصل کرلوں گا۔ اگر اس کا علم اگر اس کی فراست اس کو یہ کہے کہ اگر تم نے یہ چیز چھوڑ دی تو تمہارا پیدا کرنے والا تم سے خوش ہو جائے گا۔ اگر تم نے ان باتوں کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا تو وہ اسے کرنے لگ جائے گا یا ترک کر دے گا۔ غرض اس اصول کے مطابق وہ بعض چیزوں کو ترک کرتا ہے اور بعض چیزوں کو اختیار کرتا ہے۔ پھر تقویٰ ہی یہ بتاتا ہے کہ نیکی اور بدی کا فیصلہ میرے اختیار میں نہیں بلکہ جو چیز اور جب میرا ربّ کہے کہ کرو، مجھے کرنی چاہئے اور جب اور جس چیز کے متعلق وہ کہے کہ نہ کرو مجھے وہ نہیں کرنی چاہئے اسلام کی روح اور حقیقت یہ ہے اور اگر آپ غور کریں تو آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس مقام کو حاصل کر لینے کے بعد انسان پر کلی فنا وارد ہو جاتی ہے۔ اس کا اپنا کچھ بھی باقی

نہیں رہتا۔ اس کی ہر حرکت اور اس کا ہر سکون اپنے مولیٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ وہ کسی چیز سے اس لئے نفرت نہیں کرتا کہ اس کی طبیعت یا اس کی عقل اس چیز کو بُرا سمجھتی ہے بلکہ وہ صرف اس وقت ان چیزوں اور ان اعمال سے نفرت کرتا اور ان سے پرہیز کرتا ہے۔ جب وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا خدا یہ کہتا ہے یہ چیزیں یہ اعمال قابل نفریں ہیں۔ اور یہ کہ ان کے قریب بھی تمہیں نہیں جانا چاہئے۔ وہ یہ ایمان رکھتا ہے کہ مجھے اس بات کی سمجھ آئے یا نہ آئے کہ یہ چیزیں کیوں قابل نفرت ہیں لیکن چونکہ وہ میرے رب کو پسند نہیں اس لئے مجھے بھی پسند نہیں۔ غرض جب وہ کسی چیز کو اچھا سمجھتا اور محبت اور شوق کے ساتھ اسے کرتا اور اس پر عمل پیرا ہو کر ہر قسم کی دنیوی تکالیف اپنے اوپر لیتا ہے تو اس لئے نہیں کہ دنیا اس چیز کو اچھا سمجھتی ہے یا اس کا نفس اس چیز کو اچھا سمجھتا ہے بلکہ صرف اور صرف اس وجہ سے کہ وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرے محبوب رب کی نگاہ میں ایسا کرنا محبوب اور پیارا ہے اور اگر میں یہ اعمال بجالاؤں تو میرا خدا مجھ سے خوش ہو جائے گا۔ کوئی مقصد اس کے سامنے نہیں ہوتا۔ سوائے اپنے ربّ کی رضا کے اور اسے کسی چیز کی تلاش نہیں ہوتی سوائے اپنے پیدا کرنے والے کی محبت کے۔

اللہ تعالیٰ اس مختصر سی آیت میں جو میں نے پڑھی ہے بڑا ہی لطیف مضمون بیان کرتا ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو۔ جو یہ کہتے ہو کہ ہم نے اپنے ربّ کو ان پاکیزہ اور مقدس اور کامل اور مکمل صفات کے ساتھ مانا ہے جو اسلام نے اس کی پیش کی ہیں اور جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ اس کی بھیجی ہوئی آخری شریعت پر ہم ایمان لائے۔ جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم اس کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور حقانیت کو تسلیم کرنے والے ہیں اور اس پر پختہ ایمان رکھنے والے ہیں۔ ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا تمہارے ساتھ یہ سلوک ہوگا کہ وہ تمہیں فرقان عطا کرے گا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی تقویٰ پر قائم ہونا اور تقویٰ کی راہوں پر چلنا اور تقویٰ کے نور میں لپٹ کر اپنی زندگی کو گزارنا یہ ایک امتیازی اور ایک ممتاز زندگی ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی خاطر دنیا کو چھوڑ کر اس کی رضا کی جستجو میں ایک ممتاز زندگی کو اختیار کرو گے تو تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے مولیٰ کا تمہارے ساتھ سلوک بھی بڑا ممتاز ہوگا اور اللہ تعالیٰ بڑے امتیاز کے سامان

تمہارے لئے پیدا کرے گا تم انسان ہو گے لیکن دوسرے انسانوں سے ممتاز ہو گے۔ خدا تعالیٰ ہزاروں راہیں تمہارے امتیاز کے اظہار کے لئے دنیا پر کھولے گا۔ وہ دنیا کو یہ بتائے گا کہ یہ میرا بندہ ہے۔ اس نے میری خاطر دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ ہر قسم کی تکلیف اور ہر قسم کی ایذا رسانی میرے لئے بشاشت کے ساتھ قبول کرنے والا ہے، ساری دنیا اسے ذلیل کرنے کے لئے تیار ہو جائے، ساری دنیا اسے رسوا کرنے کے درپے ہو جائے، ساری دنیا اسے ہلاک کرنے پر تلی ہوئی ہو تب بھی یہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ جب میری آنکھ میں پیار دیکھتا ہے تو ساری دنیا کے دُکھڑے بھول جاتا ہے۔ جب اسے میری رضا کی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے تو دنیا کی کوئی تکلیف اس کے لئے تکلیف نہیں رہتی۔ یہ میرا بندہ ہے اس نے میرے لئے ایک امتیازی زندگی کو اختیار کیا ہے۔ میں بھی اس کے ساتھ ایک جداگانہ سلوک اختیار کروں گا اور اس کے امتیاز کے بڑے سامان پیدا کروں گا۔

يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونے والوں کو میں ایک نور عطا کروں گا اور انہیں اس نور کے ذریعہ یہ توفیق دوں گا کہ وہ حق اور باطل میں فرق کرنے لگیں۔ سچی بات دنیا پر مشتبہ ہو تو ہو لیکن میرے ان بندوں کے لئے حق و باطل سچی اور جھوٹی بات میں اتنا فرق ہو گا کہ کبھی بھی انہیں کوئی دھوکہ نہیں لگے گا۔ تقویٰ کے نتیجہ میں ان کے لئے ایک نور آسمان سے نازل ہو گا وہ نور ان کے آگے آگے چلے گا اور روشنی اور اندھیرے میں فرق کرتا چلا جائے گا، ان کے عمل بھی نور بن جائیں گے، ان کے اقوال بھی نور بن جائیں گے، ان کے خیالات بھی نور بن جائیں گے، ان کی زندگی سراپا نور بن جائے گی کیونکہ انہوں نے میرے لئے تقویٰ کی راہوں کو اختیار کیا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کی کمزوریاں دور کر دی جائیں گی اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنے کے دن سے اور وقت سے پہلے جو غفلتیں اور کوتاہیاں ان سے سرزد ہوئی ہوں گی اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے گا۔ وہ ان کے اوپر اپنی مغفرت کی چادر ڈال دے گا اور ایک معصوم کی سی زندگی انہیں عطا کرے گا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایسے بندے کو بڑے پیار سے فرمایا کہ یہیں پر بس نہیں بلکہ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اندازہ لگانا بھی تمہارے لئے ممکن نہیں ہے اس لئے ہم ان فضلوں کو بیان نہیں کرتے۔ لیکن اصولی طور پر

تمہیں یہ بتا دیتے ہیں کہ اللہ بڑا ہی فضل والا ہے وہ تم پر اپنے اتنے فضل کرے گا کہ جب تم ان فضلوں کے وارث بنو گے۔ صرف اس وقت تمہیں ان کی حقیقت محسوس ہوگی اور تب تمہیں ان کی لذت اور سرور ملے گا تب تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا کس قدر فضل کرنے والا ہے۔ پھر یہیں پر بس نہیں ہوگی بلکہ فضل کے بعد فضل تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا چلا جائے گا اس لئے کہ تم نے اس کی خاطر تقویٰ کی راہوں کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے بھی اور آپ کو بھی تقویٰ عطا کرے کہ اس کے فضل کے بغیر تقویٰ کا حصول بھی ممکن نہیں۔

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸؍دسمبر ۱۹۶۶ء)

☆......☆......☆